سوال

(45) کیا جہری نمازوں میں امام پر واجب ہے کہ وہ اتنی دیر خاموش رہے، جس میں مقتدی فاتحہ پڑھ سکے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سورۃ فاتحہ کے بعد امام کے اتنی دیر ٹھہر جانے کے متعلق کیا حکم ہے جتنی دیر میں مقتدی سورہ فاتحہ پڑھ سکے؟ اور اگر امام اس وقفہ کے لیے نہ ٹھہرے تو مقتدی سورہ فاتحہ کب پڑھے؟

عبدالرزاق۔ س۔ القصیم

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہری نمازوں میں امام کے سکوت کی مشروعیت پر کوئی صحیح صریح دلیل موجود نہیں ہے، جس میں مقتدی فاتحہ پڑھ سکے۔ البتہ مقتدی کے لیے یہ جائز ہے ہ وہ امام کے سکتات کی حالت میں پڑھ لے اگر وہ آیت پڑھنے کے بعد ساکت ہوتا ہوا اور اگر یہ بات یسر نہ آئے تو دل میں پڑھتا جائے اگرچہ امام وہی کچھ پڑھ رہا ہو پھر اس کے بعد امام کے پڑھنے کے لیے چپ ہوجائے۔ یہ اس لیے کہ آپ ﷺ کے درج ذیل قول میں عموم پایا جاتا ہے:

((لاصلاۃ لمن لم یقرأ بفاتحة الکتابِ۔))

''جس نے فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

((لعلّکُم تقرؤُون خلفَ إمامکم قالوُا: نعَم قالَ: لا تفعلوُا إلاّ بفاتحة الکتاب فإنَّهٗ لاصلاۃ لمن لم یقرأ بها۔))

شاید تم اپنے امام کے پیچھے پڑھتے رہتے ہو؟ صحابہ کہنے لگے ''ہاں آپ ﷺ نے فرمایا:

''ایسا مت کرو۔ البتہ فاتحہ الکتاب پڑھ لیا کرو کیونکہ جس نے سورۂ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی۔''

اس حدیث کو احمد، ابوداؤد اور ابن حبان نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور یہی دو حدیثیں ہیں جو اللہ عزوجل کے درج ذیل قول کو خاص کرتی ہیں۔

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ٢٠٤ ... الأعراف

''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (الاعراف: ۲۰۴)

اور آپ ﷺ کے قول کو بھی:

((إِنَّمَا جُعِلَ الامام لِيُوتَمَّ بِہ فلاَ تَخْتَلِفُوا عليہ، فِإذا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا۔))

''امام تو بنایا ہی اس لیے جاتا ہے کہ اس کی اقتدار کی جائے لہٰذا اس کے خلاف کچھ نہ کرو۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ پڑھے تو تم خاموش رہو۔''

مسلم نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ